سلام

شاہِ کربل نے شادی رچی ہے
گھر میں ماتم کی دھوم مچی ہے

جب وہ منظر نظر میں سمائے غم سے دل شہ کا کیوں پھٹ نہ جائے
جس کو ناز و نعم میں ہے پالا جس سے گھر میں ہے میرے اُجالا
چند پہر اِس کی شادی رہے گی
بن کے دلہن یہ .بیوہ بنے گی

جو ابھی اس نے پہنے ہیں گوہر چھین لیگا اُسے شمرِ ابتر
نہ تو مقنع نہ چادر رہے گی گالوں پر یہ طمانچے سہے گی
خون کانوں سے ایسے بہے گا
داستاں ظلم کی وہ کہے گا

درّے ماریں گے نازک بدن پر جس سے گہرے نشاں ہونگے تن پر
ہاتھ ننھے .بندھیں گے رسن سے اور چھالے پڑیں گے تپن سے
کوئی کانٹا قدم میں لگے گا
درد بے چین مجھ کو کرے گا

اپنے بابا سے جب نہ ملے گی راتوں میں اُٹھ کے ضِد یہ کرے گی
کون آخر سنبھالے گا اِس کو سینے پر اب سُلائے گا اِس کو
سر میرا ہوگا نوکِ سناں پر
دیکھ کر مجھ کو روئے گی مضطر

کربلا کی یہ شادی کا صدقہ گھر سلامت ہو یا رب سبھی کا
دولھا دلہن نہ کوئی جدا ہو اِن کے گھر شادمانی سدا ہو
بد نظر سے ہمیشہ بچانا
اور خوشیوں سے گھر کو سجانا

ذکر کربل کی ہم کو سُنانے اور حسین کے غم میں رولانے
لائے تشریف مولٰی مفضل ہیں جو مغموم ماتم میں ہر پل
رہے باقی یہ جب تک عزا ہے
رب سے حامدؔ کی یہ ہی دعاء ہے

*****

عبد سیدنا المنعام طعش
حامد حسین ابراهیم بھائي رسآوالا
ادیپور